بائیں ہاتھ کا کھیل

www.urduchannel.in

فطرت سے کیا میل!
لکھّے ہائیکو اور کہا
بائیں ہاتھ کا کھیل

بائیں ہاتھ کا کھیل

(ہائیکو)

حنیف کیفی

www.urduchannel.in

© حنیف کیفی

BAAEN HAATH KA KHEL
(HAIKU)
by
HANEEF KAIFI

اشاعت	:	اول، مارچ ۲۰۱۱ء
تعداد	:	چار سو
قیمت	:	سو روپے
کمپیوٹر کمپوزنگ	:	شوکت علی
عمل سرورق	:	محمد رضوان حشیم
طباعت	:	کہکشاں گریفکس، گلی قاسم جان، دہلی 110006
ناشر	:	حنیف کیفی

A-47، ذاکر باغ، اوکھلا روڈ، نئی دہلی 110025، فون: 011-26934432

تقسیم کار

ADVERTISING POINTLINE
A-47, Zakir Bagh, Okhla Road, New Delhi-110025

مراکزِ دستیابی

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ

جامعہ نگر، نئی دہلی 110025　　اردو بازار، جامع مسجد، دہلی 110006

یونیورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ 202001 پرنس بلڈنگ، ممبئی 400003

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس

گلی عزیز الدین وکیل، ڈاکٹر مرزا احمد علی مارگ، لال کنواں، دہلی 110006

موڈرن پبلشنگ ہاؤس، 9 گولا مارکیٹ، دریا گنج، نئی دہلی 110002

سیفی بک ایجنسی، 11۔ امین بلڈنگ .53 ابراہیم رحمت اللہ روڈ، ممبئی 400003

یہ کتاب اردو اکادمی، دہلی کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے۔ اس کے مشمولات سے اکادمی کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

نئی نسل کے باکمالوں کی خدمت میں

ایک ضعیف العمر کی جسارت

اور بڑھے پرواز
میری نسل کی بعد کے لوگ
ہیں کتنے ممتاز

حنیف کیفی

www.urduchannel.in

شاعر واعر کیا
ٹوٹے پھوٹے کچھ اشعار
اپنی کل دنیا!

کاٹے لاتعداد
جیسے تھے اپنے تھے شعر
اف قتلِ اولاد!

کیوں جھجکے شرمائے
''چل رے خامہ بسم اللہ''
کچھ تازہ ہوجائے

کرلے یہ بھی کام
ہائیکو لکھ دے کچھ کیفی
استادوں کے نام

www.urduchannel.in

موضوعات

حمد

نعت

مناقب:

- خاتونِ جنت
- شہیدِ اعظم
- خلفائے راشدین
- ائمۂ اربع
- اولیائے کرام
- مجاہدینِ اسلام

رشتے ناتے

اردو

شعری اصناف

روہلکھنڈ

تاج محل

شخصیات: علمی و ادبی

موسموں کے رنگ

کیفیاتِ شام و سحر، لیل و نہار

متفرقات

ہائیکو نظمیں

- من کہ
- شاعرِ گمنام (استاد مرحوم کی یاد میں)
- یارِ نکتہ داں سے
- مناجات

بچوں کے ہائیکو: بچپن زندہ ہے مجھے میں

- حمد و مناجات
- نعتِ پاک
- ماں باپ کا مرتبہ
- تیوہاروں کے رنگ
- کھیل کھلاڑی
- امتحان کی آمد
- ہوشیار خبردار!

www.urduchannel.in

باسمہ تعالی

معذرت کے ساتھ

اپنے شعری مجموعے ''سحر سے پہلے'' میں میں نے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ عمر کے اس آخری پڑاؤ میں کسی نئے مجموعے کے امکانات معدوم ہیں اور اس مجموعے کو میرا آخری مجموعہ سمجھنا چاہیے۔ ایک حد تک یہ بات صحیح بھی تھی، کیونکہ چھ سال کی اس مدت میں صرف چند تخلیقات، جنھیں انگلیوں پر شمار کیا جا سکتا ہے، میرا کُل شعری سرمایہ ہیں۔ شکر ہے کہ میں نے صرف ایک امکان ظاہر کیا تھا، کسی نئی پیشکش سے برأت کا عہد نہیں کیا تھا، ورنہ عہد شکنی اور خود تشہیری کا الزام عائد ہو جاتا۔ ویسے بیچارے تخلیق کے ماروں اور خصوصاً شاعروں کے عہد کا کیا بھروسا! ٹوٹتے ہی رہتے ہیں۔ بہر حال اللہ کا کرنا یہ کہ چھ سال کے بعد اچانک اور قطعی غیر متوقع طور پر ایک ان چاہی مخلوق وجود میں آ گئی۔ اس ان چاہی مخلوق کے ورودِ بے سود و نا مسعود کا پس منظر اور مختصر داستان کچھ اس طرح ہے:

کئی سال پہلے حمید الماس کی سہ مصرعی نظموں کے مجموعے ''رنگِ تماشہ'' پر (جسے بہت سے لوگ غلطی سے ہائیکو کا مجموعہ سمجھتے ہیں) تبصرہ لکھنے کا موقع ملا۔ ہائیکو کے مختصر تعارف کے ساتھ تبصرہ لکھ دیا۔ بات آئی گئی ہوئی۔ پھر اب سے کوئی ڈھائی تین سال پہلے مجیب نشتر کے ہائیکو کے مجموعے ''سترہ قطرے'' کا پیش لفظ لکھنا پڑ گیا۔ ''سترہ قطرے: ظرف اور مظروف'' کے عنوان سے پیش لفظ لکھا اور قدرے جم کر لکھا۔ ذہن میں ہائیکو کے خدوخال مزید روشن ہوئے اور محفوظ بھی ہوئے، مگر ہائیکو لکھنے کی کوئی تحریک نہیں ہوئی۔ ۲۰۰۸ء کے اواخر میں دہلی اردو اکادمی کے ایک سیمینار سے واپسی پر ذہن میں ایک خیال آیا کہ کیوں نہ خود بھی ہائیکو پر طبع آزمائی کی جائے، مگر چونکہ میں شاعری میں زیادہ تجربوں کے حق میں کبھی نہیں رہا کہ اس طرح شاعر کی تخلیقی شخصیت انتشار کا شکار ہو جاتی ہے، اُس وقت اِس خیال کو ذہن سے جھٹک دیا۔ مگر ٹھیک ایک سال بعد یعنی نومبر ۲۰۰۹ء میں ایک رات یکا یک چند ہائیکو اس طرح نازل ہو گئے کہ میں روک نہ سکا۔ چند روز میں ان کی تعداد بیس بائیس ہو گئی۔ خیال تھا کہ دو ایک رسالوں میں اشاعت کے بعد یہ باب

www.urduchannel.in

بند ہو جائے گا۔ دہلی اردو اکادمی کا ۵/مارچ تا ۷/مارچ ۲۰۱۰ء پھر ایک سیمینار۔ موضوع ''اردو زبان و ادب کی موجودہ صورتِ حال۔'' ہمیں بھی شرکت کی دعوت! مسلسل رو بہ زوال صحت! بحالتِ صحت بھی سیمیناروں میں کم ہی شریک ہو پاتا تھا۔ اب جانا آنا ایک طرح سے بالکل ہی بند تھا۔ اردو میں نئی شعری اصناف کے موضوع پر دعوت نامہ سیمینار کی تاریخ سے صرف پانچ چھ روز پہلے موصول ہوا۔ ہمیں مقالہ لکھنے کے لیے پانچ چھ مہینے بھی کم! موضوع مزاج کے مطابق مگر خود اپنا مزاج ناساز! الٹا سیدھا پرچہ لکھ لیں یا معذرت کر لیں۔ اسی تذبذب کے عالم میں برادرم پروفیسر عتیق اللہ سے، جو اکادمی کی موجودہ سیمینار کمیٹی کے کنوینر بھی ہیں، بات ہوئی۔ ان کی فرمائش (یا فہمائش) پر کچھ ہمت پیدا ہوئی۔ سیمینار میں تھوڑی دیر کے لیے شرکت کی درخواست کے ساتھ حاضری کا وعدہ کر لیا۔ حالات کے پیشِ نظر موضوع ہائیکو تک محدود کر کے پرچہ لکھنے کا ڈول ڈالا۔ اپنا لکھا ہوا تبصرہ اور پیش لفظ موجود تھا۔ ''اوراق'' کے کچھ پرانے شمارے بھی محفوظ تھے۔ کام بن گیا۔ سیمینار میں حاضری کی تاریخ تک جیسے تیسے پرچہ تیار ہو گیا۔ وعدے کی لاج رہ گئی۔ کمٹمنٹ نبھایا۔ ''اردو میں نئی شعری اصناف: ہائیکو کے خصوصی حوالے سے'' کے عنوان سے جیسے بھی بن پڑا پرچہ پڑھ دیا۔ سامعین نے بھی اخلاقاً یا مروتاً توجہ کے ساتھ سنا۔ واپسی پر موسم کا مزاج بدلا ہوا تھا۔ گھر پہنچتے پہنچتے اپنا مزاج بھی، جو پہلے ہی ناساز تھا، خاصا بگڑ گیا۔ رات بے خوابی اور بے چینی کے عالم میں گزری۔ دوسرے روز شام کو ڈاکٹر کو دکھایا، ارشاد ہوا پھیپھڑوں میں INFECTION ہے۔ آج ہی اسپتال میں داخل ہو جاؤ۔ ۸۔۹ مارچ کی درمیانی شب، نمونیہ کا شدید حملہ اور ہم داخلِ اسپتال! ناگواری کی حد تک اس طوالانی تمہید کے بعد کہنا یہ ہے کہ اصل داستان یہیں سے شروع ہوتی ہے!

اسپتال کا قیام میرے لیے عطائے مستور (BLESSING IN DISGUISE) ثابت ہوا۔ عجیب بات ہے کہ اسپتال کی فضا میری شاعری کے لیے عموماً سازگار ہوتی ہے۔ میری کئی ایسی نظمیں، جو میرے دل کی آواز ہونے کے باعث مجھے تو پسند ہیں ہی، انھیں اہلِ نظر نے بھی سراہا ہے، اسپتال ہی کی دین ہیں۔ ویسے تو ہمارے کئی بڑے شاعروں اور ادیبوں کو اسپتال کے علاوہ جیل کا ماحول بھی بہت راس آیا ہے! خدا کا شکر ہے کہ میں اتنا بڑا نہیں ہوں، اور ہونا بھی نہیں چاہتا۔ بہر حال میں یہ کہہ رہا تھا کہ اسپتال کی فضا میری شاعری کے لیے عموماً صحت بخش ثابت ہوتی ہے۔ اس بار صحت بخش ہونے کے ساتھ صحت افزا بھی رہی۔ ہائیکو کے جو جراثیم ذہن میں جنم لے چکے تھے، ان

کی یہاں غیر متوقع طور پر خوب افزائش ہوئی۔ خدا جانے لاشعور اور تحت الشعور کے کن کن گوشوں سے ابھر کر شعور پر نازل ہونے لگے۔ کبھی عذابِ جاں بن کر، کبھی راحتِ جاں بن کر، اور کبھی بارانِ رحمت بن کر بھی! آٹھ دن کی مختصر مدت میں قریب سوا سو ہائیکو۔ یعنی نصف مجموعے کا سامان ہو گیا۔ اسپتال میں گاڑی چل نکلی تھی، باہر آنے کے بعد بھی پہیہ گھومتا رہا۔ ایک مہینے سے کم میں پورا مجموعہ تیار! اب آپ اسے کیا کہیں گے۔ ہے نا حیرانی کی بات! جس شخص کی پوری عمرِ شاعری کا یہ ریکارڈ رہا ہو کہ بارہ مہینے میں بمشکل دس بارہ غزلیں نظمیں ہوتی ہوں، وہ ایک روز میں دس دس، پندرہ پندرہ نظمیں، چاہے سہ مصرعی ہی سہی، کہنے پر قادر ہو جائے۔ اب اسے میں ''بائیں ہاتھ کا کھیل'' نہ کہوں تو کیا کہوں! یقین جانیے اس سے نہ تو اپنی قدرتِ کلام کی جا بے جا نمائش مقصود ہے اور نہ قارئین کو مرعوب کرنے کی کوئی ڈھکی چھپی خواہش۔ بس اس بے موسم برسات پر حیرانی کا اظہار مقصود تھا، جو آئی اور پوری شدت کے ساتھ آئی، اور بڑی مشکل سے پیچھا چھوڑا!

بہر نوع میرا یہ ''بائیں ہاتھ کا کھیل'' اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کے ساتھ جس طرح کا چاہیں سلوک کریں۔ صرف اتنی گزارش ہے کہ اسے ردی کی ٹوکری میں نہ پھینکیں۔ پڑھ لیں تو عنایت، نہ پڑھیں تو کوئی شکایت نہیں۔ پڑھ کر کچھ پسند کریں تو بے حد شکریہ۔ میں نہ کسی غلط فہمی کا شکار ہوں نہ خوش گمانی میں مبتلا ہوں۔ میں خود ہی اس سلسلے میں سنجیدہ نہیں تو آپ حضرات سے کیا توقع رکھوں! میرا تو داہنے ہاتھ کا بھی وہ کام، جو میں نے چراغِ نیم شب کی روشنی میں سحر سے پہلے تک پوری طرح دل جلا کر اور دماغ کھپا کر کیا تھا، اپنے نظریات و تحفظات کے اسیر بڑے لوگوں نے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا، خود میرے ان کرم فرماؤں نے بھی اسے نظر انداز کیا جن سے کم از کم ایک سرسری نظر سے دیکھنے کی توقع کچھ بے جا نہیں تھی! میرے کچھ چاہنے والے تو میری شاعری ہی سے شاکی ہیں، اس خیال سے کہ میری پہچان نثر سے قائم ہوئی ہے، اسی تک محدود رہ کر اسے مزید روشن ہونا چاہیے۔ ان کی محبت سر آنکھوں پر، مگر میں اسے کیا کہوں کہ میں بنیادی طور پر ایک تخلیق کار ہوں، اچھا یا برا یہ ضمنی یا ثانوی بات ہے۔ تخلیق کار کا درد وہی سمجھ سکتے ہیں جو خود اس درد سے گزرے ہوں یا ایک ایسا دردمند دل رکھتے ہوں جو اس درد کا احساس کر سکے۔ میں ایسے تمام دردمند حضرات کا ہمیشہ دل سے شکر گزار رہوں گا جنھوں نے کھلے دل اور آزاد ذہن کے ساتھ میرے کلام کو پڑھا، سمجھا اور پسند کیا۔ اگر کچھ حضرات میرے اس موجودہ بے لگام کلام کو لائقِ اعتنا سمجھیں گے تو میرے لیے اس سے زیادہ حیرت اور مسرت کیا ہو گی!

www.urduchannel.in

آخر میں چند لفظ ان نظموں کے رنگ روپ اور طور اطوار کے بارے میں۔ جیسا کہ میں نے کہا، یہ نظمیں بے ارادہ وجود میں آئی ہیں اس لیے ان میں کوئی ترتیب نہیں۔ نظموں پر دی گئی تاریخوں سے ظاہر ہو گا کہ جس جس طرف ذہن کی رو بھٹکتی رہی ہے مختلف موضوعات منظوم ہوتے گئے ہیں۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک موضوع مختلف اوقات میں مختلف انداز اور الفاظ کے ساتھ بار بار ابھر آیا۔ کچھ ہائیکو مسلسل بھی نظم ہو گئے ہیں اور اس طرح چار ہائیکو نظمیں مرتب ہو گئی ہیں۔ باقی نظموں کے سلسلے میں جان بوجھ کر یہ ''حرکت'' کی گئی ہے کہ الگ الگ تاریخوں میں وجود پذیر ہونے والے ہم مضمون ہائیکو یکجا ترتیب دے دیے گئے ہیں تا کہ ان میں تسلسل کی ایک صورت پیدا ہو جائے۔ اب اسے آپ جدت کہیں یا بدعت یہ آپ کو اختیار ہے۔ نظموں پر مختلف موضوعات کے تحت مجموعی عنوان قائم کیا گیا ہے۔ الگ الگ نظموں کو بہت کم صورتوں میں اور اشد ضرورت کے تحت کوئی عنوان دیا گیا ہے۔ بے عنوان نظموں کو آپ جو چاہے عنوان دے دیجیے۔ عام طور پر یہ ہائیکو بے لگام وارد ہوئے ہیں لیکن کہیں کہیں ضبط و احتیاط سے بھی کام لینا پڑا ہے اور معدودے چند میں دماغ سوزی کی ضرورت بھی پیش آئی ہے۔ مجموعے کے آخر میں بچوں کے لیے بھی کچھ ہائیکو شامل کیے گئے ہیں۔ ان میں بچوں کی دلچسپیوں کے ساتھ ساتھ ان کی تھوڑی بہت تربیت بھی ملحوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ زبان حتی الامکان سادہ، اور آسان استعمال کی گئی ہے۔

یہ ہائیکو فعلن فعلن فع رفاع۔ فعلن فعلن فعلن فع رفاع کے مروجہ وزن پر کہے گئے ہیں۔ البتہ حسبِ موقع عروض کی حدود میں دی گئی آزادیوں سے کام لیا گیا ہے۔ اس طرح کی LIBERTIES ہر زبان کی شاعری میں روا رکھی گئی ہیں۔ خود انگریزی شاعری میں ضرورتِ شعری کے اعتبار سے ایک دو SYLLABLES کی کمی بیشی جائز مانی گئی ہے۔ نظمیں قافیے کی پابند بھی ہیں اور اس سے آزاد بھی۔ امید ہے کہ اگر آپ نے یہ ہائیکو پڑھنے کی زحمت گوارا کی تو انھیں ایک آزاد اور کھلے ہوئے ذہن کے ساتھ پڑھیں گے۔

برادرم پروفیسر عتیق اللہ کا تہہِ دل سے ممنون ہوں کہ انھوں نے کتاب کا پیش لفظ لکھنے کی زحمت کی نیز وقتاً فوقتاً اپنے مشوروں سے نوازا۔ محترم بلراج کومل صاحب کا بے حد شکر گزار ہوں کہ انھوں نے ہائیکو سے متعلق مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ تضیعِ اوقات کی معذرت کے ساتھ۔

حنیف کیفی
۲۰ رجنوری ۲۰۱۱ء

اے ۴۷، ذاکر باغ، اوکھلا روڈ، نئی
دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵

عتیق اللہ

حنیف کیفی کی ایک نئی تخلیقی جست

حنیف کیفی کا شمار بھی ان لوگوں میں کرنا چاہیے جو پیدا ہوئے تھے شاعری کے لیے، ملازمت کے تقاضوں نے انھیں نقاد بنا دیا۔ تنقید سے بھی بس ضرورت کے مطابق رشتہ بنائے رکھا۔ سرسری اور رواروی کے طور پر لکھنے والوں کی طرح تنقید کو کبھی تخلیق کے مقابلے میں دوسرے درجے کا فن نہیں سمجھا۔ جو لکھا پوری ذمہ داری اور فرض شناسی کے ساتھ لکھا۔ اتنی ذمہ داری کے ساتھ تنقید لکھنے والے اتنے انہماک اور جواب دہی کے ساتھ لکھتے ہیں کہ سارا زور اسی ایک کام میں صرف ہو جاتا ہے۔ قدرت نے جو تخلیقی استعداد بخشی ہے وہ دب کر رہ جاتی ہے۔ حنیف کیفی نے جب سانیٹ، معریٰ نظم اور آزاد نظم جیسے موضوعات کو اپنا مسئلہ بنایا تو دوسروں کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ ان کاموں میں تنقید کے تفاعل پر کہیں تحقیق کا تفاعل حاوی ہو گیا ہے، کہیں تحقیق کے تفاعل پر تنقید کے تفاعل نے حاوی کردار کی صورت اختیار کر لی ہے۔ حنیف کیفی نے ان موضوعات پر جس توجہ اور ارتکاز کے علاوہ جاں سوزی اور جاں فشانی کے ساتھ کام کیے تھے، اردو تنقید و تحقیق کی تاریخ میں ایک اہم درجے کے مستحق ہیں۔ حنیف کیفی کے بعد کسی اور نقاد، محقق یا اسکالر کو یہ جرأت ہی نہیں ہوئی کہ ان موضوعات کو اپنا عنوان بنائے۔

ان کاموں سے ایک بات بالکل واضح ہے کہ حنیف کیفی کو شعری ہیئتوں اور نئے ہیئتی تجربات سے خصوصی دلچسپی ہے۔ انھوں نے اپنی بیش تر ترغیبات کو بھی انھیں مسائل تک محدود کر رکھا ہے، جو اس بات کی بھی مظہر ہیں کہ ادب کی افزائش اور نمو کے لیے جہاں روایت کا عمل سست پڑ جاتا ہے، تجربہ ہی اس کی معنویت کو بحال کرتا اور کسی بھی انجماد یا تعطل کو مانع نہیں آنے دیتا۔ حنیف کیفی تجربہ پسند بھی ہیں اور روایت کے اس تہہ بہ تہہ عمل کے قائل بھی جو بڑی حد تک

www.urduchannel.in

خودکار رہتا ہے۔ حنیف کیفی نے جہاں جہاں تجربے کے ضمن میں بات کی ہے وہاں روایت کے اس خاموش عمل کو بھی گفتگو کا موضوع بنایا ہے جو تجربے کو ایک خاص وقعت اور اعتبار عطا کرتا ہے۔

حنیف کیفی تجربے کے قائل ضرور ہیں لیکن اپنی شاعری میں وہ بذاتِ خود کبھی کسی تجربے کی طرف مائل نہیں دکھائی دیے۔ ایک خاص قسم کی رومانیت، خود رحمی اور سوز آگینی ان کی نظموں کی پہچان بن گئی ہے۔ ہمارے دور میں جذبوں کے اظہار سے عموماً گریز کیا جاتا ہے۔ عشق کا تجربہ اور اس کا اظہار تو ایک غیر ادبی چیز ہو کر رہ گئی ہے۔ جہاں کہیں ان جذبوں کی سمائی ہوئی ہے وہاں بھی دل سے نکلی ہوئی آواز نہیں محسوس ہوتی۔ حنیف کیفی کی شاعری دل سے نکلی ہوئی آواز سے مماثل ہے، جو اپنے جذبوں میں شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ قاری کچھ اپنی محسوسات کا رنگ بھی اس میں دیکھتا ہے۔ قاری کی شرکت کو میں ادبیت ہی کی ایک قدر مانتا ہوں۔

جہاں تک میرے علم میں ہے، حنیف کیفی کی عمر ۷۵ سے تجاوز کر چکی ہے۔ کچھ بیماریوں نے بھی انھیں ہلکان کر رکھا ہے۔ نحیف الجثہ تو پہلے بھی تھے، عمر اور عارضوں نے ناتوانی اور ناطاقتی کی انتہا پر پہنچا دیا — اس حد تک کہ ان کے لیے اسپتال اور گھر میں کوئی فرق نہیں رہا۔ بہ ظاہر ان تمام تکلیف دہ حوالوں کا کوئی محل نظر نہیں آتا، لیکن ذکر یوں کرنا پڑا کہ تمام تر منفی صورتِ حالات کے باوجود حنیف صاحب کی رگِ تخلیق جب پھڑکتی ہے تو نہ ضعف ہی مانع آتا ہے اور نہ ہی کوئی عارضہ۔ یہ چیز میں نے ان کی بعض رومانی اور رثائی نظموں میں بھی محسوس کی تھی، بالخصوص جو سوانحی آثار اور وارداتوں پر مبنی ہیں۔

''بائیں ہاتھ کا کھیل'' کے ہائیکو کے پیچھے بھی اسی طرح کے کچھ محرکات کام کر رہے ہیں۔ ہائیکو کا اصل وطنِ مولود جاپان ہے۔ ترائیلے، ثلاثی، نظمانے، کافی، ماہیا اور دوہے جیسی مختصر ہیئت والی اصناف ہی میں اس کا شمار کرنا ہوگا۔

سوال یہ اٹھتا ہے کہ حنیف صاحب نے کبھی اور کسی زمانے میں (یعنی ایام جوانی میں بھی) ان اصناف کی طرف کوئی توجہ نہیں کی اور نہ کبھی ان اصناف نے انھیں للچایا۔ لیکن تخلیق کا سوتا جب پھوٹتا ہے تو وہ خود اپنے لیے کوئی راہ ڈھونڈ لیتا ہے، یہ اندر کی ایک فطری اور بلا قصد ترغیب ہوتی ہے، جس کا منصب صرف اظہار کے جذبے کو مشتعل کرنا ہوتا ہے۔ اس وفور اور اس جوش کو کہاں جائے پناہ ملے گی یہ بعد کی بات ہے۔ حنیف کیفی نے اپنے تخلیقی وفور کے لیے ہائیکو کو ڈھال بنایا ہے۔

ہمارے یہاں ان مختصر اصناف میں جو شاعری کی گئی ہے، اپنی بیشتر صورت میں تخلیقیت سے عاری ہے۔ یہ محسوس نہیں ہوتا کہ یہ اندر کی آواز ہے یا یہ کہ بعض جذبے ہیں جنھوں نے اظہار کے لیے مجبور کیا ہے۔ تجربہ جب صرف تجربے کے لیے ہوتا ہے تو عموماً اسی قسم کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ حنیف کیفی نے کوئی ہیئتی تجربہ نہیں کیا ہے، بلکہ اپنے جذبوں اور احساسات کو زبان دینے کے لیے 'ہائیکو' کو محض ایک سانچے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ انھیں خود یہ شکایت ہے کہ ہمارے اکثر شعرا نے جن سہ مصرعی نظموں کو ہائیکو کا نام دیا ہے، وہ اصولاً اور اصلاً ہائیکو کے ذیل ہی میں نہیں آتیں۔ عجلت پسندی کی یہ عبرتناک مثالیں ہیں۔ وہ شعرا جنھوں نے ہائیکو کے فنی لوازم اور شرائط کا خیال رکھا ہے ان میں تخلیقیت کا زبردست فقدان ہے۔ ممکن ہے اس کی ایک وجہ یہ ہو کہ ہر زبان کے شاعر کا اپنی روایتی اصناف سے ایک جذباتی رشتہ ہوتا ہے۔ وہ اور اس کے جذبے ان سانچوں سے لاشعوری طور پر مانوس ہوتے ہیں۔ ایک راہ کھلتی ہے اور ذہن یک دم رواں ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہم اپنے نظامِ آہنگ کے عادی ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو عظمت اللہ خاں نے ہندی پنگل کو رواج دینے کی جو سعی کی تھی اسے کب کا کامیاب ہو جانا چاہیے تھا۔ ہائیکو کی بحر مصوتی آوازوں یعنی Vowel Sounds پر مبنی ہوتی ہے اور ہمارے اوزان Syllable (صالبے) کے بجائے اجزائے رکن پر اپنی اساس رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکثر شعرا نے ہائیکو کے لیے صرف تین مصرعوں کی شرط ہی کو ضروری سمجھا اور آہنگ کی رو سے اپنے نظامِ اوزان پر بنائے ترجیح رکھی۔ اسی بنا پر حنیف کیفی ان ہائیکو کو ہائیکو کے ذیل میں رکھنے سے گریز کرتے ہیں۔

ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ ہمارے نظامِ بلاغت میں ردیف اور قافیے کا جو تصور ہے اس کا اپنا ایک امتیاز ہے۔ یوروپ اس کمی کو Alliteration سے پُر کرتا ہے۔ اسے ہم صنعتِ تجنیس کا نام دے سکتے ہیں۔ ایک جیسی آواز کی تکرار میں ہمارے یہاں کبھی کبھی تنافرِ صوتی بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے عموماً اس طرح کی تراکیب سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جاپانی اور خود ہمارے یہاں ہندی اور دوسری علاقائی زبانوں میں ردیف کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ جاپانی ہائیکو میں ردیف تو ردیف قافیہ کا بھی التزام نہیں رکھا جاتا۔ ہم اپنی شعری آہنگ کی عادت کے مارے ہوئے ہیں اس لیے اکثر ہائیکو میں قافیے کو برت کر مصرعوں کو خوش آہنگ بنا دیتے ہیں۔ اردو کے دوہا نگاروں نے تو دوہوں میں ردیف کی گنجائشیں بھی مہیا کی ہیں۔ ایک تو مصرعے اتنے

www.urduchannel.in

چھوٹے صرف پانچ اور سات مصوتی آوازوں پر مبنی تس پر قافیے کی یکساں آوازی سے گریز، یہ صورت ہائیکو کو خاصا نثری بنا دیتی ہے۔ حنیف کیفی کے ہائیکو میں دونوں صورتیں ملتی ہیں۔ قافیے کا التزام بھی اور قافیے سے پہلو تہی بھی۔ جہاں کہیں قافیے کی ترکیب کو انھوں نے پہلے اور تیسرے مصرعے میں قائم رکھا ہے، وہاں شعریت نے بھی بار پایا ہے۔ جیسے:

یار مچائیں دھوم
کیفی صاحب ہو گئے
جیتے جی مرحوم

کتنے دعوے دار
مصلحتوں کے مارے یار
اور قرابت دار

پائیں کہاں آرام
کوچہ کوچہ گلی گلی
شورِ بے ہنگام

کیا آیا طوفان
اک پل میں چٹیل میدان
سب کھیت اور کھلیان

کون یہ گھر آیا
جیسے میرے سینے میں
چاند اتر آیا

اچھلیں تڑپیں یار
ڈالی جتنی ہم پر آگ
آیا اور نکھار

حنیف کیفی نے کہیں پہلے اور تیسرے مصرعے میں قافیے کا التزام رکھا ہے، کہیں ابتدائی دو مصرعوں میں، کہیں آخری دو مصرعوں میں اور کہیں تینوں مصرعوں میں۔ جہاں قافیے کا کوئی التزام ہی نہیں ہے، اس کی چند مثالیں دیکھیے:

کیا ہو دل کی بات
غالب ہے عجزِ اظہار
ساکت ہیں الفاظ

دکھ سکھ دم کے ساتھ
لازم ہر صورت ہر حال
الحمدُ للہ

الٹے سیدھے شعر
شاعرِ اعظم ہر شاعر
ہر بونا استاد

کہنے کا مقصد یہ کہ بڑی بحروں میں جو طویل یا مختصر نظمیں لکھی گئی ہیں، وہ معریٰ میں ہونے کے باوجود نامانوس نہیں محسوس ہوتیں بلکہ ان کے تاثر میں بھی کسی قسم کی کمی کا احساس نہیں ہوتا۔ اتنی مختصر ترین ہیئت میں کم از کم قافیہ مجموعی آہنگ کو سنبھالنے میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ اس سے قبل کی مثالوں میں یہ صورت دیکھی جاسکتی ہے۔

حنیف کیفی نے موضوعاتی سطح پر کافی گنجائشیں نکالی ہیں۔ جاپانی ہائیکو نازک جذبوں کی شاعری کہلاتی ہے، جس میں فطرت کے انسلاکات کو بالخصوص بروئے کار لایا جاتا ہے۔ سُر بھی دھیما ہوتا ہے، یعنی تحت البیانی کی کیفیت تینوں مصرعوں پر محیط ہوتی ہے۔ بلند آوازوں سے ہائیکو کی

www.urduchannel.in

نازک بافت کو ٹوٹنے بکھرنے کا ڈر لاحق ہوتا ہے۔ گویا ہائیکو خاموشی کو زبان دینے کا فن ہے۔

حنیف صاحب نے حمدیہ اور نعتیہ ہائیکو کے بعد خاتونِ جنت، شہیدِ اعظم، خلفائے راشدین، ائمۂ اربع، اولیاءِ کرام، مجاہدینِ اسلام کے بعض نمایاں پہلوؤں کو بھی موضوع کے طور پر اخذ کیا ہے۔ ہائیکو کے فن میں یہ اختراع حنیف کیفی سے منسوب مانی جائے گی۔ علاوہ اس کے بیش تر ہائیکو میں اپنے دور کے اخلاقی دیوالیہ پن، عمومی بے حسی، بوالہوسی، اربابِ فن کی ناقدری، احسان ناشناسی اور اپنی تنہائی کے حوالے سے جو گلہ گذاری کی گئی ہے، اس میں 'شکوہ' کے ساتھ احتجاج کا رنگ بھی شامل ہوگیا ہے۔ بعض ہائیکو ایسے بھی ہیں جن میں اپنی تنہانشینی ہی کو 'مختلف محرومیوں' کے لیے موردِ الزام ٹھہرایا ہے۔

سب مجھ سے بدظن
کس کو پڑی ہے دور کرے
میرا خالی پن

کیا میری توقیر
غیرت میری بن بیٹھی
پیروں کی زنجیر

کس سے رکھے آس
ناقدری ہی ٹھہری ہو
جس کی قدر شناس

ناحق حرفِ گلہ
میں ہی خود سے نالاں ہوں

کس سے کیا شکوہ!

اپنے آپ سے بیر
سب کے بن کر رہ نہ سکے
اور اپنے بھی غیر

جاپانی ہائیکو کے مقابلے پر حنیف کیفی کے یہاں کافی رنگارنگی ہے۔لفظوں کی دروبست میں بھی بڑی شستگی اور جامعیت ہے۔ مجموعی طور پر ان کا اندازِ ادائیگی بے حد نپا تلا، فکر انگیز اور برجستہ ہے۔ کچھ ہائیکو ہی ایسے ہیں جن میں کسی خاص مقصد کے تحت کسی خاص موضوع کو ادا کرنے کے باعث نثریت پیدا ہوگئی ہے۔ انھوں نے زیادہ تر اپنے تجربوں، وارداتوں اور زخموں ہی کو زبان دینے کی کوشش کی ہے۔ بہت زیادہ اخلاق آموزی کی روش شاعری کا گلا گھونٹ دیتی ہے اور بہت زیادہ اپنوں یا دوسروں کے رویوں کے تعلق سے مذمت، ملامت یا شکایت اپنی تاثیر میں کوتاہ پڑ جاتی ہے۔ حنیف کیفی مجھے بہت عزیز رکھتے ہیں اسی لیے دو چار باتیں معروضے کے طور پر عرض کر دیں ورنہ وہ اس ستم پیشہ زمانے کی رگ رگ سے مجھ سے زیادہ باخبر ہیں۔

پروفیسر عتیق اللہ

C-125، بسیرا اپارٹمنٹ
نور نگر ایکسٹینشن، جامعہ نگر
نئی دہلی۔110025

www.urduchannel.in

ہائیکو: ایک مختصر تعارف

اردو میں شعری اصناف کے حوالے سے پچھلی نصف صدی کا جو منظر نامہ ابھرا ہے، اس میں پہلے سے رائج کچھ اصناف، جیسے سانٹ اور ترائیلے رک رک کر اور ٹھہر ٹھہر کر چلتی نظر آتی ہیں اور کچھ نئی اصناف نے بھی قدم جمائے اور بڑھائے ہیں۔ خوش گمانی کے تحت آپ چاہیں تو نظم یا نثر کے کسی پیرایے یا پیرایوں کو نئی صنفِ نظم قرار دے سکتے ہیں۔ اسی طرح آپ چاہیں تو اردو شاعری کی آبرو کہی جانے والی ایک مستند اور مستحکم صنفِ سخن کی آبروریزی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مخلوق کو ایک نئی صنف کا نام دے کر خوش ہو سکتے ہیں اور لڑکپن ہی میں اس گناہِ جاریہ کا سہرا اپنے سر باندھ کر ہمیشہ فخر کر کے سکون حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کو اختیار ہے۔ جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے! تاہم اگر سنجیدگی سے بات کی جائے تو پچھلی تین دہائیوں میں جن چند نئی اصنافِ شعر نے چلن پایا ہے ان میں ثلاثی، ماہیا اور ہائیکو ہیں۔ ان تینوں اصناف میں جو خصوصیت قدرِ مشترک کی حیثیت رکھتی ہے وہ ان کا تین مصرعوں پر مشتمل ہونا ہے۔ ثلاثی میں آہنگ اور ہیئت کی کوئی تخصیص نہیں۔ ماہیا اور ہائیکو میں ہیئت میں مماثلت پائی جاتی ہے، لیکن ماہیا کی اصل شناخت اس کا لوک گیت، خصوصاً پنجابی لوک گیت، روایت سے جڑا ہونا ہے۔ ہائیکو اپنے آہنگ اور ہیئت میں قدرے مختلف ہے۔ ان تینوں اصناف میں ہائیکو نے خاصی تیز رفتاری سے اپنے ارتقائی مراحل طے کیے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ پاکستان میں ہندوستان کے مقابلے میں اسے بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے، یہاں تک کہ وہاں ''ہائیکوز ورلڈ'' کے نام سے ایک رسالہ بھی پابندی کے ساتھ جاری ہے۔

جاپانی شاعری کی مقبولِ عام صنف ہائیکو کو اردو دنیا سے اب سے قریب پون صدی پہلے روشناس کرایا گیا تھا، جبکہ ۱۹۳۶ء میں رسالہ ''ساقی''، دہلی کے ''جاپان نمبر'' میں جاپانی شاعری اور اس کی مختلف اصناف کا تعارفی خاکہ پیش کیا گیا تھا۔ اردو شاعری میں ہیئت کے تجربات

www.urduchannel.in

کی زرخیزی کے اس دور میں، حالانکہ چینی اور جاپانی شاعری کے زیرِ اثر اردو شاعری میں مختصر نظموں کا رواج ہوا۔[۱] لیکن ایک صنفِ سخن کی حیثیت سے ہائیکو کو قابلِ اعتنا نہیں سمجھا گیا۔ اردو شعرا نے پچھلی تقریباً تین دہائیوں میں اس صنفِ شعر کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہے اور اسے بالخصوص ڈاکٹر وزیر آغا کے رسالے ''اوراق'' کے ذریعے بڑھاوا ملا ہے۔ دوسرے رسالے جنھوں نے اس صنف کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، ان میں بشیر سیفی کی ادارت میں شائع ہونے والا رسالہ ''اردو ادب''، راولپنڈی اور ''صریر''، کراچی ہیں۔ ماہنامہ ''اردو ادب'' نے ''اگست ۱۹۸۵ء میں اس صنف پر پہلا نمبر شائع کیا۔''[۲] ہندو پاک میں اب تک ہائیکو کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ میرے علم کے مطابق تازہ ترین مجموعہ مجیب نشتر کا ''سترہ قطرے'' (۲۰۰۷ء) ہے۔

ہائیکو کو جاپانی ادب میں کم و بیش وہی مقبولیت حاصل ہے جو اردو ادب میں غزل کو۔ تین مصرعوں کی یہ مختصر نظم، ہیئت اور تکنیک کے اعتبار سے بھی اور مزاج و موضوعات کے اعتبار سے بھی، مخصوص و منفرد انداز و اطوار کی حامل ہوتی ہے۔ جیسا کہ بلراج کومل نے کہا ہے، ہائیکو کے ''پہلے مصرعے میں صورتِ حال کا ذکر ہوتا ہے، دوسرے میں لمحاتی پرواز اور تیسرے میں طلوعِ نقش یا حیرت و استعجاب کا اظہار۔ ہائیکو کے مضامین موسم کے رنگوں، آس پاس کی عام زندگی کے تجربوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ طریقِ اظہار اور پیکر شائستہ اور الفاظ عام بول چال کے الفاظ ہوتے ہیں۔ ہائیکو کا آخری مصرع بالعموم کسی نہ کسی اسم (NOUN) پر ختم ہوتا ہے''۔[۳]

ہائیکو میں مصرعوں کی تنظیم کا مخصوص انداز اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اختصار کے باوجود یہ صنفِ نظم ارتقائی مراحل سے گزرتی ہے۔ نظم کا میدان انتہائی مختصر ہونے کے باعث اس کا ارتقا بیساختگی کا حامل اور تیز رفتار ہوتا ہے اور تاثر گہرا اور شدید۔

نہ صرف مصرعوں کی تعداد کے اعتبار سے ہائیکو کا شمار مختصر ترین نظموں میں ہوتا ہے، بلکہ اپنی ہیئت کے اعتبار سے بھی اس کا پیمانہ انتہائی محدود ہوتا ہے۔ پوری نظم کل سترہ اجزائے صوت (Syllables) پر مشتمل ہوتی ہے۔ پہلے اور تیسرے مصرعے میں پانچ اجزا اور دوسرے

۱۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیے راقم الحروف کی کتاب ''اردو میں نظمِ معرّا اور آزاد نظم''، باب اول، ذیلی عنوان ''اردو شاعری پر انگریزی کے علاوہ دوسری بیرونی زبانوں کی شاعری کے اثرات''

۲۔ مکتوب خاور اعجاز۔ ''اوراق''، لاہور، سالنامہ نومبر دسمبر ۱۹۸۷ء

۳۔ ''تخلیقی دریافت اور کامرانی:'' پیش لفظ ''رنگِ تماشہ'' از حمید الماس

مصرعے میں سات اجزا ہوتے ہیں۔ اردو ہائیکو کی ہیئت کی یہ تعیین بعد کی ہے۔ اپنے ابتدائی دور میں سوائے تین مصرعوں کی تعداد کے نہ تو اس کے لیے آہنگ کی تخصیص تھی اور نہ ہیئت کی تعیین۔ خود ''اوراق'' کے شماروں سے اس بات کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔ عام طور پر مفاعیلن مفاعیلن فعولن، فاعلن مفاعیلن کے اوزان پر ہائیکو لکھے جاتے تھے۔ اکثر یہ صورت بھی نظر آتی ہے کہ تینوں مصرعے ہم وزن ہوتے تھے اور ہائیکو اور ثلاثی یا تثلیث میں کوئی فرق نہیں ہوتا تھا۔ کبھی کبھی بیک وقت دو مختلف آہنگ اور ہیئتوں میں لکھے ہوئے ہائیکو بھی نظر آجاتے ہیں۔ ''اوراق'' کے شماروں سے یہ چند مثالیں صورت حال کی وضاحت کے لیے کافی ہوں گی:

برف گرتی ہے جب پہاڑوں پر	فاعلن فاعلن مفاعیلن
اور وادی میں رات ہوتی ہے	تینوں مصرعے ہم وزن
ایک کٹیا میں دیپ جلتا ہے	

بشیر سیفی: ''اوراق''، خاص نمبر، نومبر دسمبر ۱۹۸۴ء

آسماں سر پہ کب ٹھہرتا ہے	فاعلن فاعلن مفاعیلن
کب زمیں التفات کرتی ہے	تینوں مصرعے ہم وزن
پاؤں چوٹی سے جب پھسل جائے	

خاور اعجاز: ''اوراق'' سالنامہ، نومبر دسمبر ۱۹۸۷ء

بیک وقت دو مختلف آہنگ اور ہیئت:

پل دو پل کا ساتھ	فعلن فعلن فاع
رستہ دیکھنے والی آنکھیں	فعلن فعل فعولن فعلن
دستک والے ہاتھ	فعلن فعلن فاع

نہ جانے کب بپھر جاتے ہیں دریا	مفاعیلن مفاعیلن فعولن
مری زرخیز مٹی ساتھ لے کر	تینوں مصرعے ہم وزن
سمندر میں اتر جاتے ہیں دریا	

سلیم کوثر: ''اوراق''، خاص نمبر، جولائی اگست ۱۹۸۴ء

اب بڑی حد تک، پانچ سات پانچ اجزا والی ہیئت اور فعلن فعلن فع / فاع کے آہنگ کو استناد کی

www.urduchannel.in

حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ بڑی حد تک اس لیے کہ اب بھی دوسرے اوزان میں ہائیکو نظر آتے ہیں، البتہ پانچ سات پانچ کی ترتیب ملحوظ رکھی جاتی ہے۔

ہائیکو میں پانچ سات پانچ اجزا پر مبنی مصرعوں کی یہ عروضی ساخت فطری طور پر بے حد مختصر بحر کی متقاضی ہے، اور یہ بحر بھی اردو کے رکنِ عروضی کے اجزا سبب، وتد وغیرہ جو حروف کی تعداد پر مبنی ہوتے ہیں، ان کے بجائے صوتی اجزا پر مشتمل ہوتی ہے۔ Syllable کسی لفظ یا لفظ کے ایسے جزو کو کہتے ہیں جو منھ کی صرف ایک حرکت میں ادا ہو جائے اور جس میں صرف ایک Vowel Sound (مصوتی آواز) ہو، اس طرح دیکھا جائے تو صرف سببِ خفیف ایک Syllable کا ہوتا ہے مگر سببِ ثقیل (دلِ، گلِ، شبِ) اور وتد (چمن، ہنر، صنم، راز، خاص، نام) جو اردو عروض میں ایک جزو شمار کیے جاتے ہیں Syllable کے اعتبار سے ایک سے زیادہ اجزا پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس طرح ہائیکو میں Syllables کی تعداد کے معتبر ہونے کی وجہ سے اس کی بحر اور بھی مختصر ہو جاتی ہے اور شاعر سے نہ صرف فنی مہارت کی متقاضی ہوتی ہے، بلکہ قدرتِ کلام، شعری مذاق کی بالیدگی اور فکری ارتباط کی بھی، کیونکہ اُسے پانچ، سات اور پانچ اجزا کے محدود پیمانے میں اپنا مافی الضمیر ادا کرنا پڑتا ہے اور ایسا صرف وہی شاعر کر سکتا ہے جو شدتِ احساس و تاثر اور ارتکازِ جذبہ و خیال کے اظہار پر قادر ہو۔ ہائیکو کی عروضی ساخت اور اس کے تحت اس کے فنی و فکری التزامات کو صحیح طور پر بروئے کار لانے کی کسوٹی پر کم ہی اردو شعرا پورے اترتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اردو میں جب بھی کسی بیرونی زبان کی کوئی صنفِ سخن لی گئی، تو چند مستثنیات سے قطع نظر، بالعموم اس مخصوص صنف کے فنی و فکری امتیازات اور تقاضوں کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ ہائیکو بھی اس کلیے سے مستثنیٰ نہیں۔ دوسری مستعار اصنافِ شاعری کی طرح ہائیکو کے برتنے میں بھی عام طور پر معاملہ بوالہوسوں کے حسن پرستی شعار کرنے کا رہا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ایک زبان کی شاعری کی کوئی بھی صنف کسی دوسری زبان میں بعینہٖ نہیں آسکتی اور اسے نئی زبان کے مزاج سے ہم آہنگ ہونے کے لیے اس زبان کی لسانی ساخت، عروضی ضابطوں اور شعری روایتوں وغیرہ کے پیشِ نظر تبدیلی کے ناگزیر مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، لیکن یہ تبدیلیاں اُس مخصوص صنفِ سخن کی عائد کردہ حدود ہی میں ہونی چاہئیں۔ حتی الامکان کوشش یہ ہونی چاہیے کہ نئی زبان کے سانچے میں ڈھلنے کے باوجود ایک مستعار صنفِ سخن کے اپنے امتیازات اور بنیادی خصوصیات برقرار رہیں۔ لیکن اردو شعرا کسی بیرونی زبان کی شاعری سے کوئی صنف اپنے یہاں

لیتے ہوئے اس بنیادی نکتے کو عموماً ملحوظ نہیں رکھتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے یہاں اس صنف کا نام اور اس کے قد و قامت کا عکس ہی آ پاتا ہے۔ اصل صنف اپنے رنگ روپ، چال ڈھال اور خصائص و اوصاف کے ساتھ نظروں سے اوجھل رہتی ہے۔ ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ نئی صنف کو اپنانے کا یہ عمل محض فیشن زدگی کے تحت ہوتا ہے اور شاعر بغیر کسی تخلیقی تحریک کے، بے سوچے سمجھے اور اس صنف کے امتیازات اور تقاضوں کو جانے بغیر، اس کے پیچھے دوڑنے لگتے ہیں۔ اردو میں جب سانٹ کا چلن ہوا تو اسے تختۂ مشق بنانے والوں نے اسے محض چودہ مصرعوں کی نظم سمجھ کر اس کے ساتھ طرح طرح سے کھلواڑ کی۔ اب یہ عمل ہائیکو کے ساتھ ہو رہا ہے۔ حیرت تو اس بات پر ہوتی ہے کہ اس غلط روی کے جواز کے طور پر کچھ ''فاضل مجتہدینِ ادب'' اور ''جدت طراز شعرائے کرام'' اس بے راہروی کو ''تخلیقی اجتہاد'' کا گمراہ کن نام دیتے ہیں۔ یہ گم کردہ راہ حضرات اپنی کم علمی اور ناواقفیت کو مبہم مرعوب کن اصطلاحات کے پردوں میں چھپا کر اور طنز و استہزا کے بے ہدف تیر چھوڑ کر مطمئن ہو جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ اجتہاد کے اپنے کچھ ضابطے اور اصول ہوتے ہیں، نیز یہ کہ اجتہاد کا حق ہر ایک کو نہیں ہوتا اور نہ یہ ہر ایک کے بس کی بات ہے۔ اجتہاد نظام موجود کی حدود ہی میں ہوتا ہے اور اس کا حق صرف انھیں ذی شعور افراد کو پہنچتا ہے جو اس نظام کا مکمل علم رکھتے ہوں اور اس کی خوبیوں اور خامیوں سے کماحقہٗ واقف ہوں۔ کم مائیگی اور لاعلمی کی بخشی ہوئی غلط روی کو اجتہاد کا نام دینے والے لفظ ''اجتہاد'' کے معنی و مضمرات سے واقف نہیں۔

تقلید اور فیشن زدگی کی پیدا کردہ اس گمراہی اور غلط روی سے قطع نظر، جن شعرا نے سوچ سمجھ کر اور اپنی تخلیقی تحریک (Creativ Urge) کے زیر اثر کسی نئی ہیئت یا صنفِ شعر کو اپنایا ہے، وہ اپنے تجربے میں کامیاب رہے ہیں۔ کسی شاعر کی شاعری کس پایے کی ہے، یہ اس شاعر کی قوتِ تخلیق اور ریاضتِ فن پر منحصر ہے، لیکن کسی شعری صنف کو اس کے مخصوص تکنیکی لوازم کے ساتھ برتنے اور اس کے بنیادی تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کی اہلیت کا انحصار شاعر کے علم و شعور پر ہے۔ کسی شعری تجربے کی کامیابی یا ناکامیابی اسی علم و شعور کی کمی یا پختگی اور ذہن کی بالیدگی یا خامکاری پر منحصر ہوتی ہے۔ ہر شاعر سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ اس کی شاعری اعلیٰ درجے کی یا اچھی ہی ہوگی، لیکن ہر شاعر سے یہ توقع بہر حال اور بجا طور پر کی جاتی ہے کہ وہ شاعری کے بنیادی لوازم سے واقف ہو اور شاعری کی جس صنف کو بھی وہ ذریعۂ اظہار بنا رہا ہے اس کے تمام خد و خال اس

www.urduchannel.in

کی نظر میں ہوں۔

لیکن، جیسا کہ پہلے کہا گیا، اردو شعرا، دیگر مستعار اصنافِ شعر کی طرح، ہائیکو کے تقاضوں کو کم ہی پورا کر پائے ہیں۔ حمید الماس جیسا اچھا اور پختہ گو شاعر بھی اپنے سہ مصرعی نظموں کے مجموعے ''رنگِ تماشہ'' میں ہائیکو کے ساتھ انصاف نہ کر سکا۔ حالانکہ حمید الماس نے یا تو اپنے دونوں پیش لفظ نگاروں، بلراج کومل اور سلیم شہزاد کی آرا سے متاثر ہو کر یا خود احتیاط کے طور پر، مجموعے میں شامل نظموں کو ہائیکو کا نام نہیں دیا ہے، لیکن بہت سے لوگ ان نظموں کو ہائیکو ہی سمجھتے ہیں۔ ''رنگِ تماشہ'' کی نظموں کے ذریعے اچھی اور دلکش شاعری پیش کرنے کے باوجود وہ نہ تو صحیح ہائیکو پیش کر سکے نہ کھری نظم۔ ان کی ان سہ مصرعی نظموں میں نہ تو ہیئت کے اعتبار سے ہائیکو کے مصرعوں کی ساخت یعنی پہلے اور تیسرے مصرعے کی ہم وزنی اور ان دونوں مصرعوں کے مقابلے میں درمیانی مصرعے کی قدرے طوالت نظر آتی ہے اور نہ خیال کی پیشکش میں مصرعوں کی تنظیم کا وہ انداز نظر آتا ہے جو اس صنف سے مخصوص ہے۔ مجموعے کی بیشتر نظموں میں یہ صورت نظر آتی ہے کہ ایک مصرعے کو توڑ کر دو یا تین مصرعے بنائے گئے ہیں۔ اس طرح بظاہر تین مصرعوں کی یہ نظمیں اصلاً یا تو یک مصرعی نظمیں ہیں یا فرد کے ذیل میں آتی ہیں۔

جب حمید الماس جیسے منجھے ہوئے شاعر کے یہاں یہ تکنیکی خامیاں نظر آتی ہیں، تو اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایسے شاعروں کی نظموں کا کیا حال ہوگا جو بے سوچے سمجھے محض تقلیداً کسی شعری تجربے کے شوق میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جن شعرا کے ہائیکو تکنیک کی میزان پر کھرے اترتے ہیں وہاں اکثر و بیشتر وہ ذہنی ورزش کا نمونہ بن کر ظاہر ہوتے ہیں اور ان میں شاعری کی روح کا فقدان پایا جاتا ہے۔ برصغیر کے چند ہی شعرا ایسے ہیں، اور ان میں بھی پاکستانی شعرا فوقیت کا درجہ رکھتے ہیں، جو شعری اور تکنیکی دونوں سطحوں پر ہائیکو کی صنف کے ساتھ انصاف کر سکے ہیں، اور ایسے ہی شعرا کی نظمیں اردو میں اس صنف کا جواز فراہم کرتی ہیں، نیز اس کے اعتبار و استحکام کی ضامن ہیں۔

حنیف کیفی

حمدِ ربِ ذوالجلال

یکتائی پر دال
معنی مطلب سے بالا
اک لفظِ اللہ

۱۰۔۱۱۔۲۰۰۹ء

نعتِ سید المرسلین

نبیوں کے سردار
نام محمدؐ اور مقام
عقل کی حد کے پار

۲۲۔۹۔۲۰۱۰ء

نامِ حبیب آیا
''چشمِ ماروشن، دل شاد''
لب پر صلِّ علیٰ

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

آپ کا نقشِ پا
ظلمت گاہِ ہستی میں

www.urduchannel.in

نورِ راہ نما

۱۰۔۱۱۔۲۰۰۹ء

ان کا دامن تھام
کر لے بخشش کا ساماں
ہو جا خوش انجام

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

مناقب:

خاتونِ جنت

نور وہ عرفاں کا
بنتِ محمدؐ زوجِ علیؓ
فاطمۃالزہرا رضی اللہ عنہا

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

کیا مرد و عورت
سب کی رہبر راہ نما
خاتونِ جنت

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

شہیدِ اعظم

قربانی کی مثال
شہیدِ اعظم سبطِ نبی
وہ زہرا کا لال

۱۴۔۳۔۲۰۱۰ء

خلفاے راشدین

عشقِ کامل کا پیکر
جاں نثاری کی معراج
صدیقِ اکبر

۱۴۔۳۔۲۰۱۰ء

دانشور نایاب
لاکھوں کا سرخیل امیر
ایک عمر خطاب

۱۴۔۳۔۲۰۱۰ء

وہ اک شاہِ سخی
حاملِ تدوینِ قرآں

www.urduchannel.in

وہ عثمانِ غنی

۱۴۔۳۔۲۰۱۰ء

شہرِ علم کا باب
اوجِ شجاعت، شیرِ خدا
وہ ہے ابوتراب

۱۴۔۳۔۲۰۱۰ء

ائمۂ اربع

چار امام عظیم
دینِ مبیں کے چار ستون
سب کی ہو تعظیم

۱۵۔۳۔۲۰۱۰ء

سب اہلِ توصیف
کس لائق ہے میری زباں
عاجز ہے تعریف

۱۷۔۳۔۲۰۱۰ء

اولیاے کرام

کیا شاہی دربار
ولیوں کی میراثِ عظیم

جمہوری اقدار

۱۴۔۳۔۲۰۱۰ء

مجاہدینِ اسلام

دین پہ تھے قرباں
پیٹ پہ پتھر ہاتھ میں تیغ
اور سرِ میداں

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

ملت کے معمار
منزل منزل نقشِ پا
ہیں روشن مینار

ہائیکو نظم:

من کہ

اپنی دھن میں دھول
دنیا سے میں بے گانہ
مشغولِ مجہول

www.urduchannel.in

سب مجھ سے بدظن
کس کو پڑی ہے دور کرے
میرا خالی پن

۱۵۔۳۔۲۰۱۰ء

گھوما شہروں شہر
اول آخر ہاتھ آیا
تنہائی کا زہر

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

کیا میری توقیر
غیرت میری بن بیٹھی
پیروں کی زنجیر

کس سے رکھّی آس
ناقدری ہی ٹھہری ہو
جس کی قدر شناس

۲۰۔۳۔۲۰۱۰ء

ناحق حرفِ گلہ
میں ہی خود سے نالاں ہوں
کس سے کیا شکوہ!

۷۔۴۔۲۰۱۰ء

حال میں میں بے حال
کتنی دنیا بدل گئی
بدلی نہ اپنی چال

۲۱۔۳۔۲۰۱۰ء

دنیا خوش تدبیر
اپنی قدروں کا مارا
میں ہوں گوشہ گیر

۳۔۴۔۲۰۱۰ء

یار مچائیں دھوم
کیفی صاحب ہو گئے
جیتے جی مرحوم!

۳۱۔۳۔۲۰۱۰ئ

میں کیا بے اوقات!
میں خود محفل میں خود ذات

www.urduchannel.in

میری ہے کیا بات!
گھر میرا آباد
میری دولت میرا پیار
اک میری اولاد

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

ہے انعامِ خدا
آ گئی میرے قدموں میں
گھر بیٹھے دنیا

۱۱۔۴۔۲۰۱۰ء

یارب شکر ترا
دونوں جہاں کی دولت دی
مجھ کو دل بخشا

۳۔۴۔۲۰۱۰ء

میں ہوں خوش تقدیر
دل سے درد کا رشتہ ہے
یہ میری جاگیر!

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

رشتے ناتے

واہ ری دنیا واہ
جائے ہر نیکی برباد
لازم آئیں گناہ

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

ہم سے کیا تھا بیر
بن کر رہنے پر مجبور
اپنے گھر میں غیر!

اپنے آپ سے بیر
سب کے بن کر رہ نہ سکے
اور اپنے بھی غیر!

۲۱۔۳۔۲۰۱۰ء

رشتوں کا یہ بیر
گھر کا مالک گھر میں غیر!
مولیٰ اس کی خیر

۱۳۔۳۔۲۰۱۰ء

کل تک دم کے ساتھ
موسم بدلا، میرے یار
بدلے راتوں رات

۱۳۔۳۔۲۰۱۰ء

کتنے دعوے دار
مصلحتوں کے مارے یار
اور قرابت دار!

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

رشتے اک بیوپار
نا ہوتی کا کوئی نہیں
ہوتی کے سب یار

۱۱۔۴۔۲۰۱۰ء

سچا ساتھی کون؟
سکھ کے سب ساتھی کیفی
دکھ کا ساتھی کون!

۴۔۵۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

کل تھے سازِ حیات
آج ہوئے ہم ان کے لیے
بے مصرف اک ذات

قصۂ دل القط
مٹتے مٹتے ان پر ہم
آج اک حرفِ غلط

۲۶۔۳۔۲۰۱۰ء

کام مرا اور نام؟
صاحب تم سب کچھ ٹھہرے
میں اک دم ناکام!

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

نیکی آپ کے نام
میں ٹھہرا بیکس لاچار
میرے سر الزام!

۲۳۔۳۔۲۰۱۰ء

کیسے لوگ انجان
ایک برائی یاد رہی

www.urduchannel.in

بھولے سب احسان
ہم تو پچھتائے
نیکی ڈوبی دریا میں
سر الزام آئے!

۱۰۔۱۱۔۲۰۰۹ء

جنسِ وفا نایاب
حاصل سرگردانی کا
خوش فہمی اور خواب

۲۵۔۱۱۔۲۰۰۹ء

رشتے ہوئے ناپید
شکر ہے پھر بھی نہیں ہوا
اپنا خون سفید

۱۳۔۳۔۲۰۱۰ء

سب کو دیکھ لیا
جھوٹے سب رشتے، سچا
درد کا اک رشتہ

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

ہائیکو نظم:

شاعرِ گم نام
(استاذی جناب محمد شفیق عشرت کی یاد میں)

عشرتؔ، نام شفیق
سچا شاعر، ماہرِ فن
استاد اور رفیق

شاعر، شاعر گر
نامی تھا گمنام رہا
آہ! وہ اہلِ نظر

میرا جوہر ساز
میں نے اس سے سیکھا ہے
لفظوں کا اعجاز

www.urduchannel.in

بے حس اہلِ شہر
اس کے نام سے پی بیٹھے
خاموشی کا زہر

شہرت کے بھوکے
بے پیندی برتن گونجے!
اس کو سب بھولے

اپنے لاکھ مفاد
جشنِ بے ہنگام کیے
کیسی اس کی یاد!

یا رب دے توفیق
اس کی ذات کی قربت سے
ہو میری توثیق

مجھ پر اس کا قرض
نام سے اس کے اک مضموں

ہے یہ میرا فرض
ہو افشائے ذات
اک بھرپور تعارف ہو
سب کھل جائیں صفات

ایک عطا ہو جائے
احساں تو کیا ہوں گے ادا
فرض ادا ہو جائے

۱۴۔۳۔۲۰۱۰ء

ہائیکو نظم:

یارِ نکتہ داں سے

شاعری فطرت تھی
دب گئی نثر تلے
میری ضرورت تھی!

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

کیسا رہا آغاز
شور میں میرے ہی کھوئی
میری اصل آواز!

۲۶۔۳۔۲۰۱۰ء

تنقیدی میزان
شعر و شاعری ڈوب گئی
نثر بنی پہچان

یہ سب فضلِ خدا
دادِ تحقیق و تنقید
میں شاعر نہ رہا؟

۲۹۔۳۔۲۰۱۰ء

تجھ پہ بھروسا تھا
تو بھی اسیرِ راہِ عام
تو نہ مجھے سمجھا!

۲۹-۳-۲۰۱۰ء

پائیں تجھ سے داد
ذات میں جن کی یکجا ہیں
شاعر اور نقاد

ہیں وہ لائقِ دید
باہم جن میں شیر و شکر
تخلیق و تنقید

سب کی خوشی منظور
تیری ژرف نگاہی نے
رکھا مجھ کو دور

۲۶-۳-۲۰۱۰ء

میری خطا معاف
میں ادنیٰ اور وہ اعلیٰ
یہ کیسا انصاف!

۲۸-۳-۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

فرقِ ارض و سما؟
تارے چھو لیتا ہے کبھی
خاک کا اک ذرّا!

۲۲-۳-۲۰۱۰ء

ناقد رمز شناس
تجھ کو پتہ ہے، ہوتا ہے
شاعر زود احساس!

یہ ہے لبِ لباب
پتھر بن کر لگتے ہیں
کانٹے دار گلاب!

۲۶-۳-۲۰۱۰ء

یارِ نکتہ بیں
کب مانگا تھا میں نے صلہ
کب داد و تحسیں!

تھے خاطر پر بار
دل رکھنے کو پڑھ لیتا
میرے کچھ اشعار!

جاگتے احساسات
شاید تجھ کو مل جاتی
کام کی کوئی بات!

اور بھی مضموں ہیں
میرے شعروں میں ملتا
تجھ کو میرا میں

۲۶۔۳۔۲۰۱۰ء

شاکی ہے تخلیق
پردہ کیوں بن جاتی ہے
تنقید و تحقیق!

۲۷۔۳۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

کر کے ذہن آزاد
وا[ا] چشمی سے دیکھ مرے
شعروں کے ابعاد

۱۳۔۳۔۲۰۱۰ء

اردو

یہ لذت یہ بو
شیرینی نمکینی کا
سنگم ہے اردو

یہ شیریں آداب
کس بھاشا میں اردو کے
ہیں یہ ''آپ جناب''!

۲۵۔۳۔۲۰۱۰ء

ہندی میں اردو!
بول رہا ہے سر چڑھ کر

ا۔ اس ترکیبِ بے محابا کے لیے معذرت خواہ بھی ہوں اور داد خواہ بھی۔

اردو کا جادو

ہندی اردو غیر!
ماں جائی بہنیں دونوں
کیوں ہے ان میں بیر؟

۲۵-۱۰-۲۰۰۹ء

شعری اصناف

اپنی زباں کی لاج
سانٹ ، ہائیکو اور غزل
ہر اک ہے اک تاج

دل پر اس کا راج
اردو غزل کا کیا کہنا
ہے سب کی سرتاج

۲۴-۳-۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

روہیلکھنڈ

روہیلکھنڈ کی شان
حافظِ ملک و حافظِ قوم
حافظ رحمت خان

۱۴-۳-۲۰۱۰ء

روہیلکھنڈ تہذیب
رحمت کی آمد مہمان
یہ اس کی پہچان

میرے شہر کا وصف
وضع پسندی جزوِ ذات
آج کہاں وہ بات!

۱۱-۳-۲۰۱۰ء

تاج محل

شاعر کہہ گیا کل
چشمِ عاشق سے ٹپکا
آنسو تاج محل

۱۱-۳-۲۰۱۰ء

شخصیات (علمی و ادبی)

ہندی اردو عام
تیری نصرت تیری شان
خسرؔو تیرا نام

شاعر ایک ولؔی
دکن سے دلی لایا
غزلیں اردو کی

۲۴-۳-۲۰۱۰ء

ایک قلندر پیر
شاعر اور مقبولِ عوام
نام اور کام نظیؔر

اقبالؔ ایک اقبال
غالبؔ غالب، میرؔ ہے میر
لاؤ کوئی مثال!

۱۳-۳-۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

گو بسیار نویس
لفظوں کے دو جادوگر
شاعر جوشؔ، انیسؔ

سید اک رہبر
مجنونِ اصلاحِ قوم
وہ دیوانہ "سر"

۲۴-۳-۲۰۱۰ء

سب میں لاثانی
علم و عرفاں، شعر و سخن
سعدیؔ اور رومیؔ

حافظؔ شیرازی
شاہِ بزم، اور شیرِ رزم
شاعر فردوسیؔ

۲۷-۳-۲۰۱۰ء

کتنا کھپایا سر
آج تک ایک معمہ ہے
ولیم شیکسپیئر

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

موسموں کے رنگ

سردی اف سردی!
لاؤ، تھر تھر کانپے جسم
روئی یا دوئی

جاڑے کا اک روپ
جسم کی راحت دل کا چین
اک نرمائی دھوپ

اف گرمی کی آگ
آگ اگلتا تن تندور
من کی ٹھنڈی آگ!

www.urduchannel.in

برکھا کی پھواریں
بوڑھی کایا کو چھیڑیں
آؤ گرمائیں!

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

برہن من بیکل
ساون میں کایا ہے آگ
آنکھیں ہیں جل تھل

۲۰۔۳۔۲۰۱۰ء

شوخ ستارے ماند
بادل کی سرمئی نقاب
اور سونلایا چاند

۲۵۔۳۔۲۰۱۰ء

پوشیدہ تھے انگ
ڈھل کر نکھری ایک دھنک
کھل گئے ساتوں رنگ

۲۵۔۴۔۲۰۱۰ء

اپنا لطفِ خزاں
آنے والے موسم پر
فطرت ہے قرباں

۱۳۔۳۔۲۰۱۰ء

تھا اک اجڑا بن
انگڑائی لی جاگ اٹھا
خوابیدہ گلشن

۲۶۔۳۔۲۰۱۰ء

جذبے جاگ اٹھے
لائی جوانی فصلِ بہار
دل میں پھول کھلے

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

فطرت کی خوبو؟
ہر رُت کر دی مصنوعی
کیا جاڑا کیا لو!

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

کیفیاتِ شام وسحر، لیل ونہار

فطرت کے آثار
شام وسحر کی چلمن سے
جھانکتے ہیں اسرار

۵۔۴۔۲۰۱۰ء

یہ پر کیف فضا
نرم ہوائیں جاں افزا
صبح کا کیا کہنا!

۱۲۔۳۔۲۰۱۰ء

فطرت ہے دمساز
نور بٹورو، اذانِ فجر
وہ آئی آواز

۱۹۔۳۔۲۰۱۰ء

یا حیُّ قیوم
صبحِ رحمت محوِ خواب!
ہم غافل محروم

۲۳۔۳۔۲۰۱۰ء

سونی سہانی شام
فرحت افزا خاموشی
قدرت کا انعام

۱۲۔۳۔۲۰۱۰ء

دونوں وقت ملے
روئے فلک پر لہرا کر
لالہ زار کھلے

رخصت کا انعام
گھر جاتے سورج کی دین
یہ عنابی شام!

ارض وسما کا میل
ممکن اک ناممکن کا
یا نظروں کا کھیل!

۵۔۴۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

نور کے یہ ساماں!
چاند ستاروں کا جھرمٹ
اجلی کاہ کشاں

۱۰۔۴۔۲۰۱۰ء

تاروں کی بارات
لے کر زخموں کی سوغات
آئی چاندنی رات

۵۔۴۔۲۰۱۰ء

بپھرے ہیں جذبات
نیند کی قاتل آ پہنچی
ظالم آدھی رات

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

کیا بورائی رات!
بھٹکی جانے کہاں کہاں
نیند نہ آئی رات

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

یہ طرفہ جذبات
آنکھیں صحرا دل سیلاب
بن بادل برسات!

۱۱-۴-۲۰۱۰ء

خوف ہوا کافور
راہِ ظلمت کانپ اٹھی
رہبر تھا اک نور

۲۱-۳-۲۰۱۰ء

تاریکی لاچار
دل میں تارے رخشندہ
روشن راہ گزار

۲۳-۳-۲۰۱۰ء

درد تھا کچھ مدھم
کوندا لپکا چمک اٹھا
دل میں تیرا غم

۲۱-۳-۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

جل اٹھّے ہیں چراغ
تیرہ شبی میں چمکے ہیں
کیفی دل کے داغ

۲۴-۳-۲۰۱۰ء

ہم دو سودائی
دونوں ہم دم اور دم ساز
میں اور تنہائی

اک آواز آئی
سچے شاعر کی تقدیر
گویا تنہائی!

۱۶-۳-۲۰۱۰ء

دو جلتی آنکھیں
سارا عالم محوِ خواب
نیند بھی محوِ خواب!

۱۰-۱۱-۲۰۰۹ء

اک بہلاوا ہے
رات گزر بھی جاتی ہے
دن کب آتا ہے!

۳۰۔۳۔۲۰۱۰ء

گھور اندھیری رات
سونی سونی راہوں میں
اک راہی بے حال

۱۰۔۱۱۔۲۰۰۹ء

بیتی ساری رات
چاند ستارے دھندلائے
روشن ہے اک آس

۱۰۔۱۱۔۲۰۰۹ء

ویراں ایک دیار
سوناپن اور سناٹا
جیسے کوئی مزار!

۷۔۴۔۲۰۱۰ء

---

www.urduchannel.in

کیا آیا طوفان
اک پل میں چٹیل میدان
سب کھیت اور کھلیان

۵۔۴۔۲۰۱۰ء

مارا دنیا نے
ہم نے کتنے زخم سہے
کوئی کیا جانے!

۲۷۔۴۔۲۰۱۰ء

کتنے غم دھوئیں
دردِ دل فکرِ ایام
کس کس کو روئیں!

۱۳۔۳۔۲۰۱۰ء

اپنا آپا کھوئیں
اک دن کا ہو تو رولیں
روز کہاں تک روئیں

۲۱۔۳۔۲۰۱۰ء

سب کا سکھ منظور
ہو گئے سب کی خاطر ہم
اپنی خوشی سے دور

۱۰۔۴۔۲۰۱۰ء

کیا میں اور کیا تم
کس کو کس کی پڑی ہے یار
سب ہیں خود میں گم!

۳۱۔۳۔۲۰۱۰ء

ہیں کتنے مجبور
اندر باہر ایک خلا
خود میں خود سے دور!

۲۲۔۳۔۲۰۱۰ء

کیا ہو دل کی بات
غالب ہے عجزِ اظہار
ساکت ہیں الفاظ!

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

گھٹتے ہیں جذبات
کون ہے ایسا پہنچا دے
تم تک میری بات

۲۰۔۳۔۲۰۱۰ء

خود رہ کر پیاسا
کر دے دنیا کو سیراب
کیفی دل دریا

۱۰۔۴۔۲۰۱۰ء

دوزخ سے حالات
میرا گھر جنت ہو جائے
میں سوچوں دن رات

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

گھر کی دھوپ اور چھاؤں
گھر کا سکوں اک جنت ہے
باقی سب دوزخ

۱۳۔۳۔۲۰۱۰ء

ہجرت کارِ خیر
جبرِ ہجرت ایک عذاب
ساری دنیا غیر

۱۳۔۳۔۲۰۱۰ء

درد دوائے درد
اور اک سچے شاعر کو
''دکھ دل کا دارو''

۱۱۔۳۔۲۰۱۰ء

کر شکرِ اللہ
بیماری کی برکت سے
دھل جاتے ہیں گناہ

۱۰۔۳۔۲۰۱۰ء

دکھ سکھ دم کے ساتھ
لازم ہر صورت ہر حال
الحمدُ للہ

۱۰۔۳۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

ہے داروئے شفا
سارے غم مٹ جائیں گے
کر اللہ اللہ

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

غم کی اک بنیاد
افسانہ کہہ جاتی ہے
کوئی بھولی یاد

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

یادِ ایّامے
ہم اور تم تھے دیوانے
لوگ سلگتے تھے

تھا ان سے منسوب
ایما ذکرِ تغافل کا
وہ چپ ہم محجوب!

۱۰۔۴۔۲۰۱۰ء

راتیں جاں افزا

عمرِ رفتہ تیری خیر

لوٹ کے اک دن آ

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

پھر سے کرلوں سیر

عہدِ گذشتہ لوٹ بھی آ!

تیری عمر بخیر

۲۲۔۳۔۲۰۱۰ء

وہ دیوار نہ در

وہ بھی ایک زمانہ تھا

گھر تھا میرا گھر

۱۰۔۴۔۲۰۱۰ء

روحِ قلب ونظر

تیری راہ تکیں آنکھیں

آ جا اپنے گھر

۲۳۔۳۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

کون یہ گھر آیا!

جیسے میرے سینے میں

چاند اتر آیا

۲۵۔۳۔۲۰۱۰ء

تھام لو میرا ہاتھ

تنہا شاید گر جاؤں

چلنا میرے ساتھ

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

جینا مرنا ساتھ

سب رستہ کٹ جائے گا

تھامو ہاتھ میں ہاتھ

۲۳۔۳۔۲۰۱۰ء

دل ہو یا ہو گھر

ایک تلاطم ہے برپا

اندر اور باہر

۱۔۳۔۲۰۱۰ء

پائیں کہاں آرام
کوچہ کوچہ گلی گلی
شورِ بے ہنگام

۵۔۴۔۲۰۱۰ء

دیکھا تیرا ہنر
ایک اک بات میں سو سو فن
واہ رے کاریگر!

۲۳۔۳۔۲۰۱۰ء

اچھلیں تڑپیں یار
ڈالی جتنی ہم پر آگ
آیا اور نکھار!

پڑ گئی دل پر اوس
خاکِ زمیں کو اٹھتے ہوئے
دیکھا رفعت بوس!

۲۱۔۳۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

تہہ نے پایا اوج!
تڑپا، پھیلا اور اٹھا
دریا موج بہ موج

۲۳۔۳۔۲۰۱۰ء

عقل کے لب خاموش
سر میں سودا دل میں جوش
ہوش ہوئے بے ہوش!

۶۔۴۔۲۰۱۰ء

دیکھیں سب میں دوش
تن اجلا اور من میلا
واہ یہ اجلے پوش!

۶۔۴۔۲۰۱۰ء

دل جوئی میں دیر؟
راہ یہ سیدھی سچی ہے
اس میں ہے کیا پھیر!

۲۱۔۳۔۲۰۱۰ء

تتلی تھی حیران
آئی چٹکی میں مسلی!
اک ننھی سی جان

۵۔۴۔۲۰۱۰ء

پتھر در دیوار
سر ٹکرا کر لوٹ آئی
بے چاری فریاد!

۱۰۔۱۱۔۲۰۰۹ء

درد کا پردہ فاش
بے حس کان نہ سن پائے
آہِ جگر خراش!

۲۳۔۳۔۲۰۱۰ء

صاحب خطا معاف
ملزم منصف ہو گئے یار
کون کرے انصاف!

www.urduchannel.in

بدلے سو سو رنگ
روز نئے عنوانوں سے
بے دردی کی جنگ

۲۵۔۱۱۔۲۰۰۹ء

باہر کا طوفان!
مر گیا کل تک زندہ تھا
اندر کا انسان

۳۱۔۳۔۲۰۱۰ء

اک مٹی کی باس
ایک ہی خون کا رنگ
کیوں تفریق اساس؟

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

نکلے دل سے ہائے
دہشت کوئی گرمائے
مارا کوئی جائے

۲۰۔۳۔۲۰۱۰ء

ظالم اہلِ فساد
معصوموں کو قتل کریں
رکھیں نام جہاد!

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

بولو رام رحیم
مفت کسی کی جاں لینا
کس دیں کی تعلیم؟

۲۰۔۳۔۲۰۱۰ء

غافل ظلم کی روح
دیکھ اٹھنے کو ہے بیتاب
پھر طوفانِ نوح

۲۱۔۳۔۲۰۱۰ء

زود پشیمانی؟
آج کوئی کب کرتا ہے
توبہ قتل کے بعد!

۲۰۔۳۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

لمبی چادر تان!
دل کا چین اڑا دے گا
قدروں کا بحران

۲۔۴۔۲۰۱۰ء

راہ برِ بے راہ
کس کے ڈر سے کرتے نہیں
کھل کر کوئی گناہ!

۲۶۔۳۔۲۰۱۰ء

کیسے آئے سدھار
راہِ ہدایت کر لی بند
کچھ کہنا بے کار!

۲۲۔۳۔۲۰۱۰ء

دین ہوا بدنام
مسلک مذہب پر غالب
یہ کیسا اسلام!

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

کہیے خوش احوال
بن کے طنز آ جاتا ہے
روز اک نیا سوال

۲۰۔۳۔۲۰۱۰ء

چپ رہنا بیداد
آپ کے منھ سے پھول جھڑیں
کیجیے کچھ ارشاد!

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

شور ہے دانش کا
حرفِ جا ہو جہاں بے جا
چپ رہنا اچھا!

۱۰۔۴۔۲۰۱۰ء

اندھے آگے روئے
بھینس کے آگے بین بجائے
اپنے نین بھی کھوئے!

۱۰۔۴۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

کس کی کیا اوقات!
نقاد انِ سکہ بند
تھوپیں اپنی بات!

۱۰۔۴۔۲۰۱۰ء

سر بہ گریباں علم
عظمت اور لیاقت کا
شہرت ہے معیار!

۲۵۔۱۱۔۲۰۱۰ء

آج کے یہ معیار!
منصب، شہرت پیمانہ
جوہر سب بے کار

۲۰۔۳۔۲۰۱۰ء

اعزاز و انعام
کاسہ لیسوں کا حصہ
حق والے گمنام

۳۱۔۳۔۲۰۱۰ء

سب حلقہ بردار
فن کی داد کہاں پائے
اک ذہنِ آزاد

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

کہہ دوں سچی بات
دنیاداری سب کچھ دے
کیا دے گا اخلاص!

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

چاہیے کیا پہچان
بدعنوانی سے بہتر
رہنا بے عنوان

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

ایک مکالمہ

یہ کیا میرے یار
سستی شہرت کے بدلے
بیچ آئے کردار!

www.urduchannel.in

لیکچر مت دے یار
سیدھی راہ سے ہونا پار
عمریں ہیں درکار

۲۱۔۳۔۲۰۱۰ء

عقلِ کل

یاد اک یار کی بات
تم شاعر اور وہ مجنوں اے
دونوں ہو ہم ذات

اے اک ناصح نافہم
ہر دم دخلِ معقولات
عقلِ کل کا وہم

۲۹۔۳۔۲۰۱۰ء

ویلنٹائن ڈے

اک اخلاقی جنگ
عاشق جوڑے نعرہ زن
کیوں یہ رنگ میں بھنگ!

۱۱۔۳۔۲۰۱۰ء

مستی شدت کی
یار کہاں سے گھس آئی
بات محبت کی!

۱۳۔۳۔۲۰۱۰ء

کاروبارِ ہجرت!

تیز لگی ہے ریس ؎
اونچا اٹھنے کی دھن میں
جائیں دیس بدیس

؎ Race

سکھ نے بدلے بھیس
عیش و عشرت کی خاطر
دیس کریں پردیس

۲۰۔۳۔۲۰۱۰ء

بکھرا تھا سامان
گھر والے کے ساتھ خفیف
گھر آیا مہمان

۳۱۔۳۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

ناچے چاروں اور
دیکھ کے اپنے پیروں کو
شرما جائے مور!

ایک پریشاں خواب
مہنگا کاغذ سستے لوگ
کیسے چھپے کتاب!

۲۳۔۳۔۲۰۱۰ء

چمکا لو اخبار
چوری، اغوا، قتل، زنا
سب خبریں تیار!

۲۵۔۳۔۲۰۱۰ء

الٹے سیدھے شعر
شاعرِ اعظم ہر شاعر
ہر بونا استاد!

۱۵۔۳۔۲۰۱۰ء

شعروں کی بھر مار
ششماہی تک بندی سے
مجموعہ تیار !

۲۰۔۳۔۲۰۱۰ء

اچھا تھا رشتہ
استادی شاگردی کا
شعر سنورتا تھا

کہہ تو لیں غزلیں !
کیا خالی جائے استاد
ہر اک خود استاد !

۱۵۔۳۔۲۰۱۰ء

شعر بھی ہاں کہہ لو
چیزِ دگر ہے فہمِ شعر !
پہلے یہ سمجھو

۱۵۔۳۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

اک روحِ سیال
لحنِ غنائی سے مل کر
شعر ہے سحرِ حلال !

۱۱۔۳۔۲۰۱۰ء

اونچے بول نہ بول
پہلے خود پر ایک نظر
پھر اوروں کو تول

۲۵۔۳۔۲۰۱۰ء

بات میں زہر نہ گھول
دل بس میں کر لیتے ہیں
دو اک میٹھے بول

۱۱۔۳۔۲۰۱۰ء

پیہم بھاگم بھاگ
بے دیکھے سرپٹ دوڑیں
جیسے لگی ہو آگ

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

اسپِ دوراں تیز
ٹٹو سست ارادوں کے
اک کاری مہمیز!

۲۰۔۳۔۲۰۱۰ء

تیز ہوا درکار
دروازے بن جاتے ہیں
دیواروں میں یار

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

نفوسِ ثلاثہ

موذی صبح و شام
چھیڑے ہے لذت کا راگ
ہو جاؤ خوش کام

۳۔۴۔۲۰۱۰ء

یارِ ملامت کار
خواہش کا بس ایک قدم
چونکا چوکیدار!

۲۔۴۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

دیکھی اس کی شان!
کوئی عالم ہو، دل ہے
وقفِ اطمینان

۳۔۴۔۲۰۱۰ء

جی کے یہ جنجال
توڑ سکے تو توڑ دے یار
خوابوں کے یہ جال

۱۲۔۳۔۲۰۱۰ء

چھوڑ دے دن سپنے
امبر سے دھرتی پر آ
پھیر لے دن اپنے

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

کل کا ذکر نہ کر
آج کا دن اپنا دن ہے
کل کی فکر نہ کر

۱۴۔۳۔۲۰۱۰ء

کر لے سب سے نباہ
بوجھ بھرا دل مت لے جا
ہو گی مشکل راہ

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

کرلیں دل کو صاف
اپنے پرائے یار اغیار
سب کی خطا معاف

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

جانے کب چل دیں
ساری عمر تو بیت گئی
آؤ مل بیٹھیں

۱۹۔۳۔۲۰۱۰ء (بوقت فجر)

ڈھونڈے ہے کیا لیکھ
تو ہے قطرہ یا دریا
ڈوب کے خود میں دیکھ

۱۹۔۳۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

اک عالم لایا
اپنے اندر جو ڈوبا
اُس نے سب پایا!

۳۱۔۳۔۲۰۱۰ء

پردہ کارِ جہاں
کھول کے دل کی آنکھیں دیکھ
ہوں گے راز عیاں

۲۳۔۳۔۲۰۱۰ء

قصہ حرفِ چند
دل کی آنکھیں کھل جائیں
جب ہوں آنکھیں بند

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

سوچیں یہ امکان
جینے کی خواہش میں ہوں
مرنے کے سامان

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

جبرِ طرفہ کار
جینے کی آزادی میں
مرنا سو سو بار

۲۲۔۳۔۲۰۱۰ء

پاؤں کے چھالے خار
سر کے اوپر برسے آگ
راہ ہوئی دشوار

۲۲۔۳۔۲۰۱۰ء

بوجھل دست و پا
چلتے چلتے شام ہوئی
گھر کب آئے گا!

۱۴۔۳۔۲۰۱۰ء

پھینک اتار تکان
جاں کا قرض اتارے جا
جان میں جب تک جان

۷۔۴۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

دے اتنا آرام
عمرِ رواں میں نبٹا لوں
آدھے ادھورے کام

۲۰۔۳۔۲۰۱۰ء

کب تک یہ دنیا
چھوڑ بھی دے اب مایا موہ
اور اس کا ہو جا

۱۱۔۴۔۲۰۱۰ء

کیوں بھٹکے دردر
چھوڑ دے سب کیفی رکھ دے
اک چوکھٹ پر سر

۲۳۔۳۔۲۰۱۰ء

نازل ہیں اشعار
بن کے عذابِ جان، کبھی
رحمت کی بوچھار

مضموں ایک انیک
جاگ اٹھی ہے روحِ شعر
ایک سے بڑھ کر ایک

جلدی کام سمیٹ
کہنے کو اب بچا ہے کیا
بھر کاغذ کا پیٹ!

۲۴۔۳۔۲۰۱۰ء

چھوڑ اب یہ مایا
سر الزام آ جائے گا
خود کو دہرایا!

۳۱۔۳۔۲۰۱۰ء

---

www.urduchannel.in

ہائیکو نظم:

مناجات

اصلِ اصل و عین
تیری الفت دل کا چین
یا ربِ کونین

یا ربِ اعلا
کیا میں کیا میرے اعمال
سب کچھ فضل ترا

لرزہ طاری ہے
کل کا ساماں کچھ بھی نہیں
جھولی خالی ہے

راہِ اطمینان
تیری رحمت پر ایمان
بخشش کا سامان

یا ربِ ارحم
بے پایاں اور لا محدود
تیرا عفو و کرم

سب تیرے محتاج
تو مالک تو ہی مختار
رکھ لے میری لاج

کتنے میرے گناہ
تو ہے ستار اور غفار
کھول نجات کی راہ

میں بندہ مجبور
جنت کا حقدار نہیں
رکھ دوزخ سے دور

یا رب ہے یہ دعا
رحمت سے مایوسی کفر
اس سے مجھے بچا

یا ربِ ذی شان
بخشش سے محروم ہے شرک
دے خالص ایمان

چھوئے نہ شرکِ غیر
ذکر ہو تیرا وردِ زباں
ہو تمت بالخیر

۱۸۔۳۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

بچپن زندہ ہے مجھ میں

(بچوں کے ہائیکو)

پڑھ کر خوش ہوں گے
لکھّے بچوں کی خاطر
ہائیکو بچوں کے

www.urduchannel.in

حمد و مناجات

اللہ تیرا نام
تو ہر اک کی سنتا ہے
سب کے بنائے کام

ہو مقبول دعا
سیدھی راہ دکھا ہم کو
نیک انسان بنا

ہم سے لے وہ کام
تو جن سے راضی، جن پر
ہو تیرا انعام

یا رب دے توفیق
ہم سے کسی کی خدمت میں
ہو نہ کوئی تفریق

۲۲۔۹۔۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

نعت پاک

عشقِ نبی ایمان
بیٹی بیٹا ماں اور باپ
سب ان پر قربان

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

اعلیٰ ان کی شان
سب کے لیے ابرِ رحمت
خاص ان کی پہچان

۲۲۔۹۔۲۰۱۰ء

ماں باپ کا مرتبہ

سب کا حق ہم پر
ہاں لیکن ماں باپ کا حق
ہے سب سے بڑھ کر

دل ہاتھوں میں لو
ماں کے قدموں میں جنت
اس کو مت چھوڑو

۱۶۔۳۔۲۰۱۰ء

تیوہاروں کے رنگ

آئی آئی عید
کھیلو کودو دھوم مچاؤ
خوشیاں لائی عید

اللہ کا انعام
خوشیوں میں سب شامل ہوں
عید کا یہ پیغام

پیارے نبی کی یاد
کہتے ہیں سب بارہ وفات
ہے عیدِ میلاد

سچی شبِ برات
آتش بازی سے برباد
چھوڑو اس کی بات

۱۰-۹-۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

جگ مگ دیپ جلے
تارے دھرتی پر اترے
دن دیوالی کے

پکا کر دے پیار
باندھے بھائی بہنوں کو
راکھی کا تیوہار

رنگوں کی بوچھار
ہولی مستی کا تیوہار
ہولی کھیلو یار

ہولی کے یہ رنگ
بھول نہ جانا مستی میں
ڈالیں رنگ میں بھنگ

۱۰-۹-۲۰۱۰ء

کھیل کھلاڑی

سب کا پیارا کھیل
بچوں نے لائن باندھی
چھک چھک چل دی ریل

ڈھونڈیں ہر ہر چھور
آنکھ مچولی کھیلیں یار
جو پکڑا وہ چور

آنکھوں پر پٹی
بن اندھا بھینسا نکلے
کھوج میں اگلے کی

۲۲_۹_۲۰۱۰ء

پاس نہ آنے پائے
بلی آئی چوہے بھاگ
پکڑا کہیں نہ جائے

۱۵_۹_۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

گھِرنے سے ہشیار
کھیل کبڈی ڈو ڈو ڈو
بچ کر پالا مار

اِکیا دُکیا فیل
شارعہ یُسرا کیا کھیلیں
کہاں ہے اب یہ کھیل

گھر گھر دھوم مچی
گڑیا گڈے کی بارات
کیا ہی خوب چڑھی

۲۲_۹_۲۰۱۰ء

لوڈو کے استاد
اچھے اچھوں کو دیں مات
ارشد اور رشاد

۲۲_۹_۲۰۱۰ء

ایک اک کر کے کم
ہم اور صارم، کرسی ایک
رہ گئے بدھو ہم

بارش میں کی سیر
اثمر چاروں خانے چت
پھسلا ایسا پیر
۱۵-۹-۲۰۱۰ء

ندّی بنی گلی
لہراتی اور بل کھاتی
اپنی ناؤ چلی
۲۲-۹-۲۰۱۰ء

عبداللہ شیطان
گھر کا صحن بنا ڈالا
کرکٹ کا میدان
۱۵-۹-۲۰۱۰ء

www.urduchannel.in

دادا منھ کے بل
لامعہ، شاغل چڑھ بیٹھے
چل مرے گھوڑے چل
۱۵-۹-۲۰۱۰ء

فائق چھٹکو یار
جلدی سے ہو جاؤ بڑے
گھوڑا ہے تیار!
۲۰-۱۱-۲۰۱۰ء

ویڈیو گیم چلا
ٹی۔وی نے بچپن چھینا
کھیلے کون بھلا!

یہ کھیلو شاباش
کھیل میں نالج کا سامان
ہیں تعلیمی تاش
۲۲-۹-۲۰۱۰ء

آ پہنچا اِگزام
چھوڑو ٹی۔وی اور سب کھیل
کام آئے گا کام

اللہ دے انعام
میٹھا ہے محنت کا پھل
بنتے ہیں سب کام

اے۔بی۔سی۔ڈی۔ای
پگلم پگلا پکّو بی
پڑھ مُزنہ رانی

سستی ہے بیکار
ہوتی ہے اسکول کو دیر
جلدی ہو تیار

۱۵-۹-۲۰۱۰ء

انوکھا رشتہ

رشتہ عالی شان
میری پوتی نافعہ ہے
میری خالہ جان

www.urduchannel.in

سوچ کے وہ حیران
اس کا خود سے کیا رشتہ
پَزِل نہیں آسان

ہوشیار خبردار!

مسجد میں ہے شور
جوتے لے کر بھاگ لیے
بن کے نمازی چور

۲۲-۹-۲۰۱۰ء

یاری چھوڑے یار
واپس مانگنا احمق پن
دے کر قرض ادھار

۱۰-۹-۲۰۱۰ء

نوٹ: نظموں میں جو نام آئے ہیں، ان میں ارشد راقم الحروف کے ایک بیٹے کا نام ہے، باقی نام پوتوں اور پوتیوں کے ہیں۔ فائق: نومولود پوتا